Quest Journals
Journal of Research in Humanities and Social Science
Volume 11 ~ Issue 12 (December 2023) pp: 246-249
ISSN(Online):2321-9467
www.questjournals.org

Research Paper

Mujtaba Hussein - Indian Satirist and Writer of Urdu Literature

Dr MAHBOOB MOHD
D.I.F.A (Arabic); M A; M Phil; Ph. D (Urdu)
TRR Government Degree College, (A)
Kandukur. Andhra Pradesh- 523105

مجتبیٰ حسین

MUJTABA HUSSAIN

Indian Satirist and Writer of Urdu Literature

(کالم نویس ، مزاح نگار انشائیہ نگار اور خاکہ نگار)

مجتبیٰ حسین کا شمار ہندوستان کے ان چند ایک مزاح نگاروں میں سے ہے،جن کی مقبولیت و شہرت برصغیر ہند و پاک کے علاوہ دنیا کےاورممالک میں جہاں کہیں اردو بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ عوام مجتبیٰ حسین کے نام ہی سے نہیں کارناموں سے بھی بخوبی واقف ہیں اور ان کی تحریریوں کو بھی بڑی دلچسپی کےساتھ پڑھتےاور سنتے ہیں۔ ویسے تو مجتبیٰ حسین نے دنیا کےکئ ممالک کا دورہ کرچکے ہیں لیکن جہاں بھی وہ گئے ان کی اعزاز میں محفلیں و نشستیں منعقد ہوئیں، ان کے سفرناموں، انشائیوں اور خاکوں کے بھی ترجمےکئی زبانوں میں ہوچکے ہیں۔

مجتبیٰ حسین 15 جولائی 1936ء کو موجودہ ریاست کرناٹک کے ضلع گلبرگہ کی صوبہ چنچولی میں پیدا ہوئے- مجتبیٰ حسین نے ابتدائی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی اور سیدھے چوتھی جماعت میں گلبرگہ کے تحتانیہ آصف گنج میں داخل کرادئیے گئے۔ ان کے والد محترم مولوی احمد حسین اگرچہ ضلع عثمان آباد کے مقیم تھے لیکن ان کی ملازمت کا زیادہ عرصہ گلبرگہ میں گزرا، جہاں وہ تحصیلدار کے عہدہ پر فائز تھے۔ آپ کے والد ادب سے گہرا شغف رکھتے تھے اور اردو کے کلاسیکی شاعروں کے بےشمار اشعار انھیں زبانی یاد تھے۔ مجتبیٰ حسین کو بھی ادب سے یہ لگاو ورثے میں ملا۔ ان کے دو بڑے بھائی محبوب حسین جگر ، جائینٹ ڈائرکٹر روزنامہ "سیاست" حیدرآباد اور جناب ابراہیم جلیس ، اردو دنیا کے اہم شخصیتوں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ جناب محبوب حسین جگر نے افسانہ نگاری سے اپنے ادبی سفر

کا آغاز کیا تھا لیکن بعد میں حالات نے کچھ ایسا موڑ لیا کہ وہ صحافت کے ہی ہوکر رہ گئے۔ انھوں نے 1945 ء میں جناب عابد علی خاں کی رفاقت میں
روزنامہ"سیاست" حیدرآبادکے اجراء کے ذریعے اپنی صحافتی زندگی کا آغاز کیا۔ لگ بھگ چار دہوں میں جناب محبوب حسین جگر نے سینکڑوں صحافیوں اور ادیبوں کی ذہنی تربیت کی جن میں مجتبیٰ حسین بھی شامل ہیں۔

ابراہیم جلیس ، مجتبیٰ حسین کے دوسرے بڑے بھائی ہیں، آپ نے بر صغیر ہند و پاک کے صف اول کے افسانہ نگار اور طنز نگار کی حیثیت سے شہرت پائی۔ 1948ء میں وہ پاکستان ہجرت کرگئے اور وہاں بھی انھوں نے اپنی تحریروں کے ذریعے بے پناہ مقبولیت حاصل کی۔ 25 اکتوبر 1977ء کو کراچی میں انتقال ہوا۔ اس خاندانی پس منظرکے ساتھ مجتبیٰ حسین کا ادب سے لگاؤ فطری بات نظر آتی ہے۔ ملک کی تقسیم کے وقت آپ کے والد عثمان آباد منتقل ہوگئے تھے لیکن مجتبیٰ حسین ہوسٹل میں مقیم رہ کر اپنی تعلیم جاری رکھا۔ اپنی طالب علمی کا زیادہ عرصہ انھوں نے ہوسٹلوں میں ہی گزارا ، یہی وجہ ہے کہ وہ دوستوں کے رسیا ہیں اور اپنا زیادہ عرصہ و وقت دوستوں کے لئے وقف کردیئے ۔ انھوں نے 1953ء گلبرگہ انٹرمیڈیئٹ کالج سے انٹر کا امتحان کامیاب کیا اور اسی کالج کی بزم اردو کے جنرل سیکرٹیری بھی رہے۔ 1953ء ہی میں گلبرگہ میں ایک تاریخی مشاعرہ بھی منعقد کیا۔ جس میں کیفی آعظمی،مجروح سلطانپوری، جگن ناتھ آزاد، سلیمان اریب اور شاہد صدیقی وغیرہ جیسے اہم شعراء نے حصہ لیا۔ خاص طور پر ایک اداکار و گلوکار کی حیثیت سے کالج کے طلباء میں بے حد مقبول رہے۔ خواجہ احمد عباس کے ڈرامہ "یہ امرت ہے" میں انھوں نے مزدور کا اہم کلیدی رول ادا کیا تھا اور انعام اول کا مستحق قرار پائے - 1953ء گریجویٹ کے لیئے عثمانیہ آرٹس کالج میں داخلہ لے لیا اور بہت جلد ہی آرٹس کالج میں ان کا حلقہء احباب وسیع ہوتا گیا اور وہ بزم ادب کے انتخابات میں جنرل سیکرٹیری منتخب ہوئے۔ گریجویشن کی تکمیل کے بعد نومبر 1956ء میں ان کی شادی ناصرہ رئیس کے ساتھ ہوئی- اسی دوران آپ نے ایویننگ کالج سے ڈپلومہ ان پبلک ایڈمنسٹریشن کا امتحان بھی پاس کیا۔

ابتداء میں مجتبیٰ حسین کچھ عرصہ تک ریاست حیدرآباد کے محکمہ مال میں ملازم رہے۔ لیکن طبعی میلان چونکہ ادب کی طرف تھا ، اسی لئے اس ملازمت سے دست بردار ہوکر روزنامہ"سیاست" حیدرآباد سے وابستہ ہوگئے، جہاں آپ اپنے بڑے بھائی محبوب حسین جگر کے ہاتھوں صحافت کے میدان میں ان کی تربیت ہوئی۔ تقریباً سات سال تک وہ صحافی کی حیثیت سے جانے اور پہچانے جاتے رہے۔

31 جولائی 1962ء کو روزنامہ سیاست کے مشہور کالم نگار شاہد صدیقی کا انتقال ہوا تو سیاست کے انتظامیہ کو ایسے ادیب کی ضرورت لاحق ہوئی جو یہ کالم کو جاری رکھے، بالآخر قرعہ فال نکالا اور 12 اگست 1962ء کو صبح جب مجتبیٰ حسین اپنے دفتر پہنچے تو ان کے بڑے بھائی محبوب حسین جگر نے حکم دیا کہ وہ اس دن کا مزاحیہ کالم لکھیں، اور یہیں سے مجتبیٰ حسین کی مزاح نگاری کا آغاز ہوتا ہے۔ اس کالم میں ان کا فرضی نام "کوہ پیما" تھا۔

مجتبیٰ حسین نے اپنے اصلی نام کے ساتھ پہلا مزاحیہ مضمون "ہم طرفدار ہیں غالب کے سخن فہم نہیں" جو 1964ء میں لکھا گیا تھا، جسے ادبی حلقوں نے بے حد پسند کیا۔ 1966ء کے اوائل میں ہندوستاں کے تمام اردو مزاح نگاروں کوایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کی غرض سے" زندہ دلان حیدرآباد" کے بینر تلے 13،14،15 مئی 1966ء بمقام حیدرآباد ، اردو مزاح نگاروں کی تاریخی یادگار کل ہند کانفرنس منعقد ہوئیے مجتبیٰ حسین جنرل سیکریٹری اور بھارت چند کھنہ اس کے صدر تھے۔ کرشن چندر نے اس کانفرنس کی صدارت اور مخدوم محی الدین نے اس کا افتتاح کیا تھا۔ اس کانفرنس میں مجتبیٰ حسین نہ صرف ایک کامیاب مزاح نگار کی حیثیت سے بھی ان کی شہرت عام ہوئی – اس کانفرنس کی کامیابی کے بعد مجتبیٰ حسین نے جانے انجانے طور پر مزاح کو ایک تحریک کی شکل دے دیہ

1968ء میں بمبئی کی تنظیم "سر سنگار سمد " نے حیدرآباد کے تجربے کی تقلید میں طنز و مزاح کا ایک پروگرام "قہقہہ" کو عنوان سے آراستہ کیا۔ مجتبیٰ حسین کو بھی مدعو کیا گیا تو ہندی کے کئی مشہور ادیبوں کو انھیں سننے کا موقع ملا۔ ھندی کے ادیب و صحافی کنہیا لال نندہ، اور ممتاز ادیب و ھندی رسالہ "دھرم یگ" کے ایڈیٹر ڈاکٹر دھرم ویر بھارتی نے مجتبیٰ حسین کے سیدھی سادی زبان میں لکھے گئے ان کے مضامین کو بے حد پسند کیااور اپنے رسالے میں لگاتار کئی سالوں تک انھیں چھاپتے رہےاور اس طرح ہندوستان کی دیگر زبانوں میں بھی انھیں منتقل کیا جانے لگا- 1966ء تا 1972ء تک حکومت آندھراپردیش کے محکمہ اطلاعات و تعلقات عامہ سے بھی وابستہ رہے۔ حکومت ہند نے جب اردو کے مسائل کا جائزہ لینے کے لیئے "گجرال کمیٹی" تشکیل دی تو انھیں اس کمیٹی کے شعبہء ریسرچ میں کام کرنے کی دعوت دی گئیہ 10 نومبر 1972ء کو مجتبیٰ حسین دہلی آئے اور تب سے دہلی ہی میں مقیم رہے۔

اکتوبر 1980ء ٹوکیو میں جب "یونیسکو" کے ایشیائی ثقافتی مرکز کی جانب سے طباعت و اشاعت کے موضوع پر ایک سیمنار اور ورکشاپ کے لئے ہندوستان کے

کئی نمایندوں کو روانہ کرنے کی دعوت دی گئی تو اس اجلاس کے لئے مجتبیٰ حسین کا انتخاب عمل میں آیا۔ اس دعوت پر انھوں نے تقریباً سوا مہینے تک جاپان کا دورہ کیا۔ ان کا یہ پہلا بیرونی دودہ تھا۔ ٹوکیؤ کی یونیورسٹی برائے بیرونی مطالعات نے ان کے اعزاز مین ایک خیر مقدمی تقریب کا اہتمام کیا۔ جاپان کے اس کامیاب دورے کی روداد انھوں نے اپنے دلچسپ سفرنامے "جاپان چلو۔ جاپان چلو" میں بیان کی ہیں ۔

1984ء میں مجتبیٰ حسین "اردو مجلس" برطانیہ کی دعوت کے انگلستان گئے، جہاں آپ کے اعزاز میں کئی ادبی محفلیں آراستہ کی گیئں۔ برطانیہ کے مختلف شہروں کا دورہ کرنے کے علاوہ آپ ایک ہفتہ کے لئے پیرس بھی گئے۔

یورپ میں ایک مہینہ قیام کے بعد مجتبیٰ حسین امریکہ چلے گئے، جہاں ان کے اعزاز میں واشنگٹن، شکاگو، اور ڈیٹرائیٹ میں کئی ادبی محفلیں آراستہ کی گئیں۔ بعد آپ نے کیناڈا کا بھی دورہ کیا۔ 1986ء ستمبر میں روس۔ ہند دوستی کی انجمن کی دعوت پر اردو ادیبوں کے دو رکنی وفد کے ایک رکن کی حیثیت سے وہ سوویٹ یونین کے دورے پر گئے۔ اس وفد کے دوسرے رکن پروفیسر اشتیاق عابدی تھے۔ سوویٹ یونین کے دورے میں وہ تاشقند، سمرقند، بخارا، لینن گراڈ، اور ماسکو گئے، وہاں سویئٹ یونین میں آپ نے کئی ادیبوں اور اردو اسکالروں سے ملاقاتیں ہوئیں۔

مجتبیٰ حسین اعزازات کا جہاں تک تعلق ہے، یہ بات قابل ذکر ہے کہ آپ کا پہلا اعزاز کسی اردو تنظیم سے نہیں بلکہ اڑیا زبان کے ادیبوں کی تنظیم "مسرس ساہتیہ سمیتی" کی جانب سے دیا گیا۔ اس ادارہ نے 1980ء میں ان کے چند مضامین کا ایک مجموعہ اڑیہ زبان میں شائع کیا اور انہیں بطور خاص کٹک شہر بلواکر ایک خاص تقریب میں "ہاسیہ رتن" کے خطاب سے بھی نوازا۔ انھیں یہ اعزاز ہندوستانی ادب میں طنز و مزاح کے فروغ کے لئے ان کی خدمات کے اعتراف میں دیا گیا تھا۔ مجتبیٰ حسین کی تقریباً ساری تخلیقات ترجمے ہوچکے ہیں۔ ان کے مضامین کئی مختلف ریاستوں کی نصابی کتب میں بھی شامل ہیں۔

1983ء میں دہلی کے ایک ادبی تنظیم بزم ساز و ادب نے آپ کو نشان امتیاز انعام سے نوازا۔ 1986ء میں دہلی کے غالب انسٹیوٹ نے جب طنز و مزاح کے لئے بھی انعام دینے کا فیصلہ کیا تو اس سلسلے میں پہلا انعام مجتبیٰ حسین ہی کو دیا۔ 2007ء میں حکومت ہند نے آپ کو 'پدم شری' ایوارڈ سے بھی نوازا۔

مجتبیٰ حسین کی چند اہم تصانیف----

تکلف بر طرف-------قطع کلام-------قصہ مختصر-------

بہر حال----------آدمی نامہ-------بالآخر--------

جاپان چلو-جاپان چلو------الغرض-------سو ہے وہ بھی آدمی-------

قصہ آرام کرسی کا------شیشہ و تیشہ-------- وغیرہ وغیرہ

مجتبیٰ حسین کا انتقال حال ہی میں 27 مئی 2020 کو شہر حیدرآباد میں ہوا۔